جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ننگے سر نماز

جوکام نبی پاک ﷺ نے زندگی میں ایک آدھ دفعہ کیا وہ سنت نہیں البتہ جوکام ہادی عالم ﷺ نے اکثر کیا وہ سنت ہے۔ حضور ﷺ کا زندگی میں ایک دفعہ بھی ننگے سر نماز پڑھنا کسی صحیح حدیث سے تو کیا ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہیں سر مبارک پر عمامہ یا ٹوپی والی حدیث پڑھیں اور یاد کریں پھر سنت پر عمل کر کے رسول پاک ﷺ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں۔

عن جابرؓ قال رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلا عمامة (کنز العمال ص ۱۳۳۱ ج ۷)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ پگڑی کے ساتھ نماز کی دو رکعات بغیر پگڑی کے ستر (۷۰) رکعات سے بہتر ہے۔

عن عبادة بن صامتؓ انه کان اذا قام الی الصلوة حسر العمامة عن جبهته. (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۰۰ ج ۱) ترجمہ: حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے عمامہ کو اپنے ماتھے سے ہٹا لیتے تھے۔

مسجد نبوی میں صفیں وغیرہ نہیں ہوتی تھیں اس لیے اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین گرمی کی وجہ سے پگڑی کا کپڑا پیشانی سے نیچے کر لیتے تھے پھر کھڑے ہو کر پیشانی سے ہٹا لیتے تھے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یکثر القناع. (شمائل ترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اکثر اوقات اپنا سر مبارک ڈھانپ کر رکھتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نماز کے علاوہ بھی ننگے سر نہیں رہتے تھے۔

ننگے سر نماز پڑھنے پر علمائے اہل حدیث کا فتوی

غیر مقلد عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضور ﷺ سے بالدوام ثابت ہوا ہے یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا

☆ مگس جایی نخواهد رفت بجز دکان حلوایی ☆

ہوا ہو پگڑی سے یا ٹوپی سے (فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۵۲۵)

مولانا غزنوی فرماتے ہیں اگر ننگے سر نماز فیشن کی وجہ سے ہو تو نماز مکروہ ہے اگر خشوع کے لیے ہے تو تشبہ بالنصاری ہے اسلام میں سوائے احرام کے ننگے سر رہنا خشوع کے لیے نہیں ہے اگر سستی کی وجہ سے ہے تو منافقین کی عادت ہے غرض ہر لحاظ سے ناپسندیدہ ہے۔ (فتاوی علمائے اہل حدیث ج ۱ ص ۲۹۱)

......امام اہل سنت اعلی حضرت شاہ احمد رضا خان فقیہ ہند، اپنے ایک رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین میں تحریر فرماتے ہیں:......

بے شک دونوں ہاتھ سے مصافحہ جائز ہے، اکابر علماء نے اس کے مسنون ومندوب ہونے کی تصریح فرمائی ہے اور ہرگز ہرگز کوئی حدیث اس کی ممانعت کی نہ آئی ہے۔ نیز فرماتے ہیں مصافحہ دونوں جانب سے صفحاتِ کف (دونوں ہتھیلیاں) ملانا ہے۔ نیز خزانۃ الفتاوی، فتاوی عالمگیری، فتاوی زاہدی، ودرمختار، ومنقی شرح ملتقی، ومنیۃ الفقہاء، وشرح نقایہ ورسالہ علامہ شرنبلالی، ومجمع الانہر شرح ملتقی الابحر وفتح اللہ المعین للعلامہ السید ابی المسعود الازہری وحاشیہ طحطاوی وحاشیہ شامی وغیرہا میں تصریح فرماتے ہیں، کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے سنت ہے، فتاوی ہندیہ میں ہے:......یجوز المصافحۃ والسنۃ فیھا ان یضع یدیہ علی یدیہ من غیر حائل من ثوب اوغیرہ......(کذافی خزانۃ الفتاوی)

یعنی مصافحہ جائز ہے، اوراس میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طور پر رکھے کہ درمیان میں کوئی کپڑا یا کوئی اور چیز حائل نہ ہو، ایسے ہی خزانۃ الفتاوی میں ہے......(فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۲۹۱)

نیز فرماتے ہیں:......شرح تنویر پھر حواشی الکنز للسید میں ہے کہ:......مصافحہ دونوں ہاتھوں سے سنت ہے ......شرح متن الحلبی للعلامۃ العلائی پھر ردالمختار میں ہے:......سنت یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرے......جامع الرموز میں ہے کہ:......مصافحہ میں سنت یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے کرے جیسا کہ منیہ میں ہے..........شرح علامہ شیخی زادہ میں ہے کہ:......مصافحہ میں سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے کرے..........شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں کہ:......ملاقات کے وقت مصافحہ سنت ہے اور چاہئے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو......

☆ این دغل دوستان کہ می بینی مگسانند گرد شیرینی ☆